سورہ نمبر
(۱۳)

سُورَةُ الرَّعْدِ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ رعد مدنی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۱) اس میں ۴۳ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں

الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِؕ وَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ

یہ کتاب کی آیتیں ہیں ف۲ اور وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا ف۳ حق ہے

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ (۱) اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ

ف۴ مگر اکثر آدمی ایمان نہیں لاتے ف۵ اللہ ہے جس نے آسمانوں کو بلند کیا

بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَؕ

بے ان ستونوں کے کہ تم دیکھو ف۶ پھر عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اور سورج اور چاند کو

كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّىؕ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ

مسخر کیا ف۷ ہر ایک ایک ٹھہرائے ہوئے وعدہ تک چلتا ہے ف۸ اللہ کام کی تدبیر فرماتا اور مفصل نشانیاں بتاتا

بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ (۲) وَ هُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ

ہے ف۹ کہیں تم اپنے رب کا ملنا یقین کرو ف۱۰ اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں لنگر

فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْهٰرًاؕ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ

ف۱۱ اور نہریں بنائیں اور زمین میں ہر قسم کے پھل دو دو طرح کے بنائے ف۱۲

اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ

رات سے دن کو چھپا لیتا ہے بے شک اس میں نشانیاں ہیں دھیان کرنے والوں کو

یَّتَفَكَّرُوْنَ (۳) وَ فِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ

ف۱۳ اور زمین کے مختلف قطعے ہیں اور ہیں پاس پاس ف۱۴ اور باغ ہیں انگوروں کے

وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ۫ وَ

اور کھیتی اور کھجور کے پیڑ ایک تھالے سے اُگے اور الگ الگ سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے

نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِی الْاُكُلِؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ

اور پھلوں میں ہم ایک کو دوسرے سے بہتر کرتے ہیں بے شک اس میں نشانیاں ہیں

یَّعْقِلُوْنَ (۴) وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ

عقلمندوں کیلئے ف۱۵ اور اگر تم تعجب کرو ف۱۶ تو اچنبھا تو ان کے اس کہنے کا ہے کہ کیا ہم مٹی ہو کر پھر

ف۱ سورۂ رعد مکیہ ہے اور ایک روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ ہے کہ دو آیتوں لَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ اور یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا کے سوا باقی سب مکی ہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ سورۃ مدنی ہے اس میں چھ رکوع تینتالیس ۴۳ یا پینتالیس ۴۵ آیتیں اور آٹھ سو پچپن ۸۵۵ کلمے اور تین ہزار پانچسو چھ حرف ہیں ف۲ یعنی قرآن شریف کی ف۳ یعنی قرآن شریف ف۴ کہ اس میں کچھ شبہ نہیں ف۵ یعنی مشرکین مکہ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے انہوں نے خود بنایا اس آیت میں اس کا رد فرمایا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کے دلائل اور اپنے عجائب قدرت بیان فرمائے جو اس کی وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں ف۶ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جیسا کہ تم انکو دیکھتے ہو یعنی حقیقت میں کوئی ستون ہی نہیں ہے اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ تمہارے دیکھنے میں آنیوالے ستونوں کے بغیر بلند کیا اس تقدیر پر معنی یہ ہونگے کہ ستون تو ہیں مگر تمہارے دیکھنے میں نہیں آتے اور قول اول صحیح تر ہے اسی پر جمہور ہیں (خازن وجمل) ف۷ اپنے بندوں کے منافع اور اپنے بلاد کے مصالح کے لیے وہ حسب حکم گردش میں ہیں ف۸ یعنی فنائے دنیا کے وقت تک حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اجل مسمّٰی سے انکے درجات و منازل مراد ہیں یعنی وہ اپنے منازل و درجات میں ایک نہایت تک گردش کرتے ہیں جس سے تجاوز نہیں کر سکتے شمس و قمر میں سے ہر ایک کیلئے سیر خاص جہت خاص کی طرف سرعت و بطوء و حرکت کی مقدار خاص سے مقرر فرمائی ہے ف۹ اپنے وحدانیت و کمال قدرت کی ف۱۰ اور جان لو کہ جو انسان کو نیستی کے بعد ہست کرنے پر قادر ہے وہ اسکو موت کے بعد بھی زندہ کرنے پر قادر ہے ف۱۱ یعنی مضبوط پہاڑ ف۱۲ سیاہ و سفید ترش و شیریں صغیر و کبیر بری و بستانی گرم و سرد تر و خشک وغیرہ ف۱۳ جو کہیں کہ یہ تمام آثار صانع حکیم کے وجود پر دلالت کرتے ہیں ف۱۴ ایک دوسرے سے ملے ہوئے ان سے کوئی قابل زراعت ہے کوئی ناقابل زراعت کوئی پتھریلا کوئی ریتیلا ف۱۵ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس میں بنی آدم کے قلوب کی ایک تمثیل ہے کہ جسطرح زمین ایک تھی اس کے مختلف قطعے ہوئے انپر آسمان سے ایک ہی پانی برسا اس سے مختلف قسم کے پھل پھول بیل بوٹے اچھے برے پیدا ہوئے اسی طرح آدمی حضرت آدم سے پیدا کیے گئے انپر آسمان سے ہدایت اتری اس سے بعض دل نرم ہوئے ان میں خشوع خضوع پیدا ہوا بعض سخت ہو گئے وہ لہو و لغو میں مبتلا ہو گئے تو جسطرح زمین کے قطعات اپنے پھول پھل میں مختلف ہیں اسی طرح انسانی قلوب اپنے آثار و انوار و اسرار میں مختلف ہیں ف۱۶ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفار کی تکذیب کرنے سے باوجودیکہ آپ ان میں صادق و امین معروف تھے

منزل ۳

جَدِیۡدٍ ۬ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ الۡاَغۡلٰلُ فِیۡۤ

نئے بنیں گے ف وہ ہیں جو اپنے رب سے منکر ہوئے اور وہ ہیں جن کی گردنوں میں

اَعۡنَاقِهِمۡ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۵﴾ وَ یَسۡتَعۡجِلُوۡنَكَ

طوق ہونگے ف اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اسی میں رہنا اور تم سے عذاب کی جلدی

بِالسَّیِّئَةِ قَبۡلَ الۡحَسَنَةِ وَ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِمُ الۡمَثُلٰتُ ؕ وَ اِنَّ

کرتے ہیں رحمت سے پہلے ف اور ان سے اگلوں کی سزائیں ہو چکیں ف اور بیشک

رَبَّكَ لَذُوۡ مَغۡفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰی ظُلۡمِهِمۡ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَشَدِیۡدُ

تمہارا رب تو لوگوں کے ظلم پر بھی انہیں ایک طرح کی معافی دیتا ہے ف اور بیشک تمہارے رب کا عذاب

الۡعِقَابِ ﴿۶﴾ وَ یَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا لَوۡ لَاۤ اُنۡزِلَ عَلَیۡهِ اٰیَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ؕ

سخت ہے ف اور کافر کہتے ہیں ان پر اُنکی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اُتری ف

اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوۡمٍ هَادٍ ﴿۷﴾ اَللّٰهُ یَعۡلَمُ مَا تَحۡمِلُ كُلُّ

تم تو ڈر سنانے والے ہو اور ہر قوم کے ہادی ف اللہ جانتا ہے جو کچھ کسی مادہ کے پیٹ میں ہے

اُنۡثٰی وَ مَا تَغِیۡضُ الۡاَرۡحَامُ وَ مَا تَزۡدَادُ ؕ وَ كُلُّ شَیۡءٍ عِنۡدَهٗ

ف اور پیٹ جو کچھ گھٹتے اور بڑھتے ہیں ف اور ہر چیز اس کے پاس

بِمِقۡدَارٍ ﴿۸﴾ عٰلِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّهَادَةِ الۡكَبِیۡرُ الۡمُتَعَالِ ﴿۹﴾ سَوَآءٌ

ایک اندازہ سے ہے ف ہر چھپے اور کھلے کا جاننے والا سب سے بڑا بلندی والا ف۱۳ برابر ہیں

مِّنۡكُمۡ مَّنۡ اَسَرَّ الۡقَوۡلَ وَ مَنۡ جَهَرَ بِهٖ وَ مَنۡ هُوَ مُسۡتَخۡفٍۭ بِالَّیۡلِ

جو تم میں بات آہستہ کہے اور جو آواز سے اور جو رات میں چھپا ہے

وَ سَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡهِ وَ مِنۡ خَلۡفِهٖ

اور جو دن میں راہ چلتا ہے ف۱۴ آدمی کیلئے بدلی والے فرشتے ہیں اسکے آگے پیچھے ف۱۵ کہ بحکم خدا اس کی

یَحۡفَظُوۡنَهٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا

حفاظت کرتے ہیں ف۱۶ بیشک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود ف۱۷ اپنی

مَا بِاَنۡفُسِهِمۡ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوۡمٍ سُوۡٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمۡ

حالت نہ بدل دیں اور جب اللہ کسی قوم سے برائی چاہے ف۱۸ تو وہ پھر نہیں سکتی اور اس کے

ف اور انہوں نے یہ نہ سمجھا کہ جس نے ابتداءً بغیر مثال کے پیدا کر دیا اس کو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہے ف روز قیامت ف مشرکین مکہ اور یہ جلدی کرنا بطریق تمسخر تھا اور رحمت سے سلامت و عافیت مراد ہے ف وہ بھی رسولوں کی تکذیب اور عذاب کا تمسخر کیا کرتے تھے ان کا حال دیکھ کر عبرت حاصل کرنا چاہیے ف کہ ان کے عذاب میں جلدی نہیں فرماتا اور انہیں مہلت دیتا ہے ف جب عذاب فرمائے ف کافروں کا یہ قول نہایت بے ایمانی کا قول تھا جتنی آیات نازل ہو چکی تھیں اور معجزات دکھائے جا چکے تھے سب کو انہوں نے کالعدم قرار دے دیا یہ انتہا درجہ کی نا انصافی اور حق دشمنی ہے جب حجت قائم ہو چکے اور ناقابل انکار براہین پیش کر دیے جائیں اور ایسے دلائل سے مدعا ثابت کر دیا جائے جس کے جواب سے مخالفین کے تمام اہل علم و ہنر عاجز و متحیر ہیں اور انہیں لب ہلانا اور زبان کھولنا محال ہو جائے ایسے آیات بینہ اور براہین واضحہ و معجزات ظاہرہ دیکھ کر یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری روز روشن میں دن کا انکار کر دینے سے بھی زیادہ بدتر اور باطل تر ہے اور حقیقت میں یہ حق کو پہچان کر اس سے عناد و فرار ہے کسی مدعا پر جب برہان قوی قائم ہو جائے پھر اس پر دوبارہ دلیل قائم کرنی ضروری نہیں رہتی اور ایسی حالت میں طلب دلیل عناد و مکابرہ ہوتا ہے جب تک کہ دلیل کو مجروح نہ کر دیا جائے کوئی شخص دوسری دلیل کے طلب کرنے کا حق نہیں رکھتا اور اگر یہ سلسلہ قائم کر دیا جائے کہ ہر شخص کے لیے نئی برہان قائم کی جائے جس کو وہ طلب کرے اور وہی نشانی لائی جائے جو وہ مانگے تو نشانیوں کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا اس لیے حکمت الٰہیہ یہ ہے کہ انبیاء کو ایسے معجزات دیے جاتے ہیں جن سے ہر شخص ان کے صدق و نبوت کا یقین کر لے اور بیشتر وہ اس قبیل سے ہوتے ہیں جس میں ان کی امت اور ان کے عہد کے لوگ زیادہ مشق و مہارت رکھتے ہیں جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ میں علم سحر اپنے کمال کو پہنچا ہوا تھا اور اس زمانہ کے لوگ سحر کے بڑے ماہر کامل تھے تو حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو وہ معجزہ عطا ہوا جس سے سحر کو باطل کر دیا اور ساحروں کو یقین دلا دیا کہ جو کمال حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے دکھایا وہ ربانی نشان ہے سحر سے اس کا مقابلہ ممکن نہیں ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ میں طب انتہائے عروج پر تھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والتسلیمات کو شفائے امراض و احیائے اموات کا وہ معجزہ عطا فرمایا جس سے طب کے ماہر عاجز ہو گئے اور وہ اس یقین پر مجبور تھے کہ یہ کام طب سے ناممکن ہے ضرور یہ قدرت الٰہی کا زبردست نشان ہے اسی طرح سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عرب کی فصاحت و بلاغت اوج کمال پر پہنچی ہوئی تھی اور وہ لوگ خوش بیانی میں عالم پر فائق تھے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ معجزہ عطا فرمایا گیا جس نے انہیں عاجز و حیران کر دیا اور ان کے بڑے سے بڑے لوگ اور ان کے اہل کمال کی جماعتیں کی جماعتیں قرآن کریم کے مقابل ایک چھوٹی سی عبارت پیش کرنے سے بھی عاجز و قاصر رہیں اور قرآن کے اس کمال نے یہ ثابت کر دیا کہ بیشک یہ ربانی عظیم نشان ہے اور اس کا مثل بنا لانا بشری قوت کے امکان میں نہیں اس کے علاوہ اور صدہا معجزات سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیش فرمائے جنہوں نے ہر طبقہ کے انسانوں کو آپ کے صدق رسالت کا یقین دلا دیا ان معجزات کے ہوتے ہوئے یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری کس قدر عناد اور حق سے مکرنا ہے ف اپنی نبوت کے دلائل پیش کرنے اور اطمینان بخش معجزات دکھا کر اپنی رسالت ثابت کر دینے کے بعد احکام الٰہیہ پہنچانے اور خدا کا خوف دلانے کے سوا آپ پر کچھ لازم نہیں اور ہر ہر شخص کیلئے اس کی طلبیدہ جدا جدا نشانیاں پیش کرنا آپ پر ضروری نہیں جیسا کہ آپ سے پہلے ہادیوں انبیاء علیہم السلام کا طریقہ رہا ہے ف نر مادہ ایک یا زیادہ وغیر ذالک ف یعنی مدت میں کس کا حمل جلد وضع ہوگا کس کا دیر میں حمل کی کم سے کم مدت جس میں بچہ پیدا ہو کر زندہ رہ سکے چھ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال یہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اور یہی کے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قائل ہیں بعض مفسرین نے یہ بھی کہا ہے کہ پیٹ کے گھٹنے بڑھنے سے بچہ کا قوی تام الخلقت اور ناقص الخلقت ہونا مراد ہے ف۱۱ کہ اس سے گھٹ بڑھ نہیں سکتی ف۱۲ ہر نقص سے منزہ ف۱۳ یعنی دل کی چھپی باتیں اور زبان سے باعلان کہی ہوئی اور رات کو چھپ کر کیے ہوئے عمل اور دن کو ظاہر طور پر کیے ہوئے کام سب اللہ تعالیٰ جانتا ہے کوئی اس کے علم سے باہر نہیں ف۱۴ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ تم میں فرشتے نوبت بہ نوبت آتے ہیں رات اور دن میں اور نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں نئے فرشتے رہ جاتے ہیں اور جو فرشتے رہ چکے ہیں وہ چلے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کو کس حال میں چھوڑا وہ عرض کرتے ہیں کہ نماز پڑھتے پایا اور نماز پڑھتے چھوڑا ف۱۵ مجاہد نے کہا ہر بندے کے ساتھ ایک فرشتہ حفاظت پر مامور ہے جو سوتے جاگتے جن و انس اور موذی جانوروں سے اس کی حفاظت کرتا ہے اور ہر ستانے والی چیز کو اس سے روک دیتا ہے بجز اس کے جس کا پہنچنا مشیت میں ہو ف۱۶ معاصی میں مبتلا ہو کر ف۱۷ اسکے عذاب و ہلاک کا ارادہ فرمائے :-

ع ۲

منزل ۳

ف۱ جو اس کے عذاب کو روک سکے ف۲ کہ اس سے گر کر نقصان پہنچانے کا خوف ہوتا ہے اور بارش سے نفع اٹھانے کی اُمید یا بعضوں کو خوف ہوتا ہے جیسے مسافروں کو جو سفر میں ہوں اور بعضوں کو فائدہ کی جیسے کہ کاشتکار وغیرہ ف۳ گرج یعنی بادل سے جو آواز ہوتی ہے اس کے تسبیح کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس آواز کا پیدا ہونا خالق قادر ہر نقص سے منزہ کے وجود کی دلیل ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ تسبیح رعد سے وہ مراد ہے کہ اس آواز کو سن کر اللہ کے بندے اس کی تسبیح کرتے ہیں بعض مفسرین کا قول ہے کہ رعد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پر مامور ہے اس کو چلاتا ہے ف۴ یعنی اس کی ہیبت و جلال سے اس کی تسبیح کرتے ہیں ف۵ صاعقہ وہ شدید آواز ہے جو جَو (آسمان و زمین کے درمیان) سے اترتی ہے پھر اس میں آگ پیدا ہو جاتی ہے یا عذاب یا موت اور وہ اپنی ذات میں ایک ہی چیز ہے اور یہ تینوں چیزیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں (خازن) ف۶ شانِ نزول حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عرب کے ایک نہایت سرکش کافر کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھیجی اُنھوں نے اس کو دعوت دی کہنے لگا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا رب کون ہے جس کی تم مجھے دعوت دیتے ہو کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا لوہے کا یا تانبے کا مسلمانوں کو یہ بات بہت گراں گزری اور اُنھوں نے واپس ہو کر سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ایسا کفر سیاہ دل سرکش دیکھنے میں نہیں آیا حضور نے فرمایا اس کے پاس پھر جاؤ اس نے پھر وہی گفتگو کی اور اتنا اور کہا کہ میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت قبول کرکے ایسے رب کو مان لوں جسے نہ میں نے دیکھا نہ پہچانا یہ حضرات پھر واپس آئے اور اُنھوں نے عرض کیا کہ حضور اسکا خبث تو اور ترقی پر ہے فرمایا پھر جاؤ بہ تعمیل ارشاد پھر گئے جس وقت اس سے گفتگو کر رہے تھے اور وہ ایسی ہی سیاہ دلی کی باتیں بک رہا تھا ایک ابر آیا اس سے بجلی چمکی اور کڑک ہوئی اور بجلی گری اور اس کافر کو جلا دیا حضرات اسکے پاس بیٹھے رہے جب وہاں سے واپس ہوئے تو راہ میں اُنھیں اصحابِ کرام کی ایک اور جماعت ملی وہ کہنے لگے کہیے وہ شخص جل گیا ان حضرات نے کہا آپ صاحبوں کو کیسے معلوم ہو گیا اُنھوں نے فرمایا سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس وحی آئی ہے وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَاءُ وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ (خازن) بعض مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ عامر بن طفیل نے اربد بن ربیعہ سے کہا کہ محمد مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے پاس چلو میں اُنھیں باتوں میں لگاؤں گا تو پیچھے سے تلوار سے حملہ کرنا یہ مشورہ کرکے وہ حضور کے پاس آئے اور عامر نے حضور سے گفتگو شروع کی بہت طویل گفتگو کے بعد کہنے لگا کہ اب ہم جاتے ہیں اور ایک بڑا جرار لشکر آپ پر لائیں گے یہ کہہ کر چلا آیا باہر آکر اربد سے کہنے لگا کہ تو نے تلوار کیوں نہیں ماری اُس نے کہا جب میں تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تھا تو درمیان میں آجاتا تھا سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کے نکلتے وقت یہ دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ اکْفِھِمَا بِمَا شِئْتَ جب یہ دونوں مدینہ شریف سے باہر آئے تو ان پر بجلی گری اربد جل گیا اور عامر بھی اسی راہ میں بہت بدتر حالت میں مرا (حسینی) ف۷ یعنی اس کی توحید کی شہادت دینا اور لا الٰہ الا اللہ کہنا یا یہ معنی ہیں کہ وہ دعا قبول کرتا ہے اور اسی سے دعا کرنا سزاوار ہے ف۸ معبود جانکر یعنی کفار جو بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں ف۹ تو ہتھیلیاں پھیلانے اور بلانے سے پانی کنوئیں سے نکل کر اسکے منہ میں نہ آئیگا کیونکہ پانی کو نہ علم ہے نہ شعور جو اسکی حاجت اور پیاس کو جانے اور اسکے بلانے کو سمجھے اور پہچانے نہ اسکی یہ قدرت ہے کہ اپنی جگہ سے حرکت کرے اور اپنے مقتضائے طبیعت خلاف اوپر چڑھکر بلانیوالے کے منہ میں پہنچ جائے یہی حال بت پرستوں کا ہے کہ نہ بتوں کو اُنکے پکارنے کی خبر ہے نہ اُنکی حاجت کا شعور نہ وہ اُنکے نفع پر کچھ قدرت رکھتے ہیں ف۱۰ جیسے کہ مومن ف۱۱ جیسے کہ منافق و کافر ف۱۲ اُنکی تبعیت میں اللہ کو سجدہ کرتی ہیں زجاج نے کہا کہ کافر غیر اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور اسکا سایہ اللہ کو ابن انباری نے کہا کہ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ پرچھائیوں میں ایسی فہم پیدا کرے کہ وہ اسکو سجدہ کریں بعض کا قول ہے سجدے سے سایہ کا ایکطرف سے دوسری طرف مائل ہونا اور آفتاب کے ارتفاع و نزول کیساتھ دراز و کوتاہ ہونا مراد ہے (خازن) ف۱۳ کیونکہ اس سوال کا اسکے سوا اور کوئی جواب ہی نہیں اور مشرکین باوجود غیر اللہ کی عبادت کرنیکے اس کے مقر ہیں کہ آسمان و زمین کا خالق اللہ ہے جب یہ امر مسلم ہے تو ف۱۴ یعنی بت جب اُنکی یہ بے قدرتی و بے چارگی ہے تو وہ دوسرے کو کیا نفع و ضرر پہنچا سکتے ہیں ایسوں کو معبود بنانا اور خالق رازق قوی و قادر کو چھوڑنا انتہادرجہ کی گمراہی ہے ف۱۵ یعنی کافر و مومن ف۱۶ یعنی کفر و ایمان ف۱۷ اور اس وجہ سے حق اُن پر مشتبہ ہو گیا اور وہ بت پرستی کرنے لگے ایسا تو نہیں ہے بلکہ جن بتوں کو وہ پوجتے ہیں اللہ کی مخلوق کی طرح کچھ بنانا تو کیا وہ بندوں کے مصنوعات کے مثل بھی نہیں بنا سکتے عاجز محض ہیں ایسے پتھروں کا پوجنا عقل و دانش کے بالکل خلاف ہے۔

مِّن دُونِهِ مِن وَالٍ ﴿١١﴾ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا

سوا اُن کا کوئی حمایتی نہیں ف۱ وہی ہے تمہیں بجلی دکھاتا ہے ڈر کو اور اُمید کو ف۲

وَيُنشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿١٢﴾ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ

اور بھاری بدلیاں اُٹھاتا ہے اور گرج اُسے سراہتی ہوئی اُس کی پاکی بولتی ہے ف۳ اور فرشتے اُسکے

خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَن يَشَاءُ وَهُمْ

ڈر سے ف۴ اور کڑک بھیجتا ہے ف۵ تو اُسے ڈالتا ہے جس پر چاہے اور وہ

يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ ﴿١٣﴾ لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَ

اللہ میں جھگڑتے ہوتے ہیں ف۶ اور اس کی پکڑ سخت ہے اُسی کا پکارنا سچا ہے ف۷ اور

الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلَّا

اس کے سوا جن کو پکارتے ہیں ف۸ وہ اُن کی کچھ بھی نہیں سنتے مگر

كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ وَمَا دُعَاءُ

اسکی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے ف۹ اور وہ ہرگز نہ پہنچے گا

الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿١٤﴾ وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

اور کافروں کی ہر دعا بھٹکتی پھرتی ہے اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں

طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ﴿١٥﴾ السجدة قُلْ مَن رَّبُّ

خوشی سے ف۱۰ خواہ مجبوری سے ف۱۱ اور اُنکی پرچھائیاں ہر صبح و شام ف۱۲ تم فرماؤ کون رب ہے

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ قُلْ أَفَاتَّخَذْتُم مِّن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ

آسمانوں اور زمین کا تم خود ہی فرماؤ اللہ ف۱۳ تم فرماؤ تو کیا اسکے سوا تم نے وہ حمایتی بنالیے ہیں

لَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَ

جو اپنا بھلا برا نہیں کرسکتے ہیں ف۱۴ تم فرماؤ کیا برابر ہو جائیں گے اندھا اور

الْبَصِيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ

انکھیارا ف۱۵ یا کیا برابر ہو جائیں گی اندھیریاں اور اُجالا ف۱۶ کیا اللہ کے لیے ایسے

شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ

شریک ٹھہرائے ہیں جنھوں نے اللہ کی طرح کچھ بنایا تو اُنھیں اُن کا اور اسکا بنانا ایک سا معلوم ہوا ف۱۷ تم فرماؤ اللہ

منزل ۳

شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿١٦﴾ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ

ہر چیز کا بنانے والا ہے ف۱ اور وہ اکیلا سب پر غالب ہے ف۲ اس نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنے اپنے لائق بہہ نکلے

بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ

تو پانی کی رو اس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھا لائی اور جس پر آگ دہکاتے ہیں ف۳

فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ

گہنا ۱ے یا اور اسباب ف۴ بنانے کو اس سے بھی ویسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں

اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَأَمَّا

اللہ بتاتا ہے کہ حق اور باطل کی یہی مثال ہے تو جھاگ تو پھک کر دور ہو جاتا ہے اور وہ جو

مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ

لوگوں کے کام آئے زمین میں رہتا ہے ف۵ اللہ یوں ہی مثالیں بیان فرماتا

الْأَمْثَالَ ﴿١٧﴾ لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِينَ

ہے جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انہیں کے لیے بھلائی ہے ف۶ اور جنہوں نے

لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهٗ لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ

اس کا حکم نہ مانا ف۷ اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا اور اُن کی ملک میں

لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ

ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو دے دیتے یہی ہیں جن کا برا حساب ہوگا ف۸ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور

بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٨﴾ أَفَمَنْ يَّعْلَمُ أَنَّمَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ

کیا ہی برا بچھونا تو کیا وہ جو جانتا ہے جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا حق ہے

كَمَنْ هُوَ أَعْمٰى ؕ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ يُوفُونَ

ف۹ وہ اس جیسا ہوگا جو اندھا ہے ف۱۰ نصیحت وہی مانتے ہیں جنہیں عقل ہے وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں

بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَآ أَمَرَ

ف۱۱ اور قول باندھ کر پھرتے نہیں اور وہ کہ جوڑتے ہیں اسے جس کے

اللّٰهُ بِهٖٓ أَنْ يُّوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾

جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ف۱۲ اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی سے اندیشہ رکھتے ہیں ف۱۳

ف۱ جو مخلوق ہونے کی صلاحیت رکھے اس سب کا خالق اللہ ہی ہے اور کوئی نہیں تو دوسرے کو شریک عبادت کرنا عاقل کس طرح گوارا کر سکتا ہے

ف۲ سب اس کے تحت قدرت و اختیار ہیں

ف۳ جیسے کہ سونا چاندی تانبہ وغیرہ

ف۴ برتن وغیرہ

ف۵ ایسے ہی باطل اگرچہ کتنا ہی ابھر جائے اور بعض اوقات و احوال میں جھاگ کی طرح حد سے اونچا ہو جائے مگر انجام کار مٹ جاتا ہے اور حق اصل شے اور جوہر صادق کی طرح باقی و ثابت رہتا ہے

ف۶ یعنی جنت

ف۷ اور کفر کیا

ف۸ کہ ہر امر پر مواخذہ کیا جائے گا اور اس میں سے کچھ نہ بخشا جائے گا (جلالین و خازن)

ف۹ اور اس پر ایمان لاتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے

ف۱۰ حق کو نہیں جانتا قرآن پر ایمان نہیں لاتا اس کے مطابق عمل نہیں کرتا یہ آیت حضرت حمزہ بن عبدالمطلب اور ابو جہل کے حق میں نازل ہوئی

ف۱۱ اس کی ربوبیت کی شہادت دیتے ہیں اور اس کا حکم مانتے ہیں

منزل ۳

ف۱۲ یعنی اللہ کی تمام کتابوں اور اس کے کل رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعض کو مان کر بعض سے منکر ہو کر ان میں تفریق نہیں کرتے یا یہ معنی ہیں کہ حقوق قرابت کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ قطع نہیں کرتے اسی میں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرابتیں اور ایمانی قرابتیں بھی داخل ہیں سادات کرام کا احترام اور مسلمانوں کے ساتھ مودت و احسان اور ان کی مدد اور انکی طرف سے مدافعت اور ان کے ساتھ شفقت اور سلام و دعا اور مسلمان مریضوں کی عیادت اور اپنے دوستوں خادموں ہمسایوں سفر کے ساتھیوں کے حقوق کی رعایت بھی اس میں داخل ہے اور شریعت میں اس کا لحاظ رکھنے کی بہت تاکیدیں آئی ہیں بکثرت احادیث صحیحہ اس باب میں وارد ہیں

النصف ع ۲ ۱۱

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ف۱۳ اور وقت حساب سے پہلے خود اپنے نفسوں سے محاسبہ کرتے ہیں۔

۱ے گہنا۔ زیور

وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَأَنْفَقُوا

اور وہ جنھوں نے صبر کیا ف۱ اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیے سے

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ

ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا ف۲ اور برائی کے بدلے بھلائی کرکے ٹالتے ہیں ف۳

أُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ

انھیں کے لیے پچھلے گھر کا نفع ہے بسنے کے باغ جنمیں وہ داخل ہونگے اور جو لائق ہوں ف۴

مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ

انکے باپ دادا اور بی بیوں اور اولاد میں ف۵ اور فرشتے ف۶ ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے

مِنْ كُلِّ بَابٍ ﴿٢٣﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٤﴾

آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا

وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ

اور وہ جو اللہ کا عہد اس کے پکے ہونے ف۷ کے بعد توڑتے اور جس کے

مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولٰٓئِكَ لَهُمُ

جوڑنے کو اللہ نے فرمایا اسے قطع کرتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ف۸ انکا حصہ

اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَ

لعنت ہی ہے اور انکا نصیبہ برا گھر ف۹ اللہ جسکے لیے چاہے رزق کشادہ اور ف۱۰

يَقْدِرُ وَفَرِحُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ

تنگ کرتا ہے اور کافر دنیا کی زندگی پر اترا گئے ف۱۱ اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل نہیں مگر کچھ

إِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِنْ

دن برت لینا اور کافر کہتے انپر کوئی نشانی انکے رب کی طرف سے کیوں نہ اتری

رَبِّهِ قُلْ إِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ ﴿٢٧﴾

تم فرماؤ بیشک اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے ف۱۲ اور اپنی راہ اسے دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع لائے

اَلَّذِينَ اٰمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ

وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد ہی میں

ف۱ طاعتوں اور مصیبتوں پر اور معصیت سے باز رہے
ف۲ نوافل کا چھپانا اور فرائض کا ظاہر کرنا افضل ہے
ف۳ بدکلامی کا جواب شیریں سخنی سے دیتے ہیں اور جو انھیں محروم کرتا ہے اس پر عطا کرتے ہیں جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے معاف کرتے ہیں جب انسے پیوند قطع کیا جاتا ہے ملاتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں توبہ کرتے ہیں جب ناجائز کام دیکھتے ہیں اسے بدلتے ہیں جہل کے بدلے حلم اور ایذا کے بدلے صبر کرتے ہیں
منزل ۳
ف۴ یعنی مومن ہوں
ف۵ اگرچہ لوگوں نے انکے سے عمل نہ کیے ہوں جب بھی اللہ تعالیٰ انکے اکرام کیلئے انکو انکے درجہ میں داخل فرمائے گا
ف۶ ہر ایک روز و شب میں ہدایا اور رضا کی بشارتیں لیکر جنت کے
ف۷ بطریق تحیت و تکریم ف۸ اور اسکو قبول کر لینے
ف۹ کفر و معاصی کا ارتکاب کرکے ف۱۰ یعنی جہنم ف۱۱ جسکے لیے چاہے ف۱۲ اور شکر گزار نہ ہوئے مسئلہ دولت دنیا پر اترانا اور مغرور ہونا حرام ہے ف۱۳ کہ وہ آیات و معجزات نازل ہو چکنے کے بعد بھی یہ کہتا رہتا ہے کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اتری گویا کوئی معجزہ کیوں نہیں آیا معجزات کثیرہ کے باوجود گمراہ رہتا ہے۔

ع ۹

الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی لَهُمْ وَ حُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾

دلوں کا چین ہے ف۱ وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اُن کو خوشی ہے اور اچھا انجام ف۲

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِیْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟ عَلَیْهِمُ

اسی طرح ہم نے تم کو اس اُمت میں بھیجا جس سے پہلے اُمتیں ہو گزریں ف۳ کہ تم اُنھیں پڑھ کر سناؤ ف۴

الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَ هُمْ یَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّیْ

جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور وہ رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں ف۵ تم فرماؤ وہ میرا رب ہے

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ وَ لَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا

اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں میں نے اسی پر بھروسا کیا اور اسی کی طرف میری رجوع ہے اور اگر کوئی ایسا قرآن

سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰی ؕ

آتا جس سے پہاڑ ٹل جاتے ف۶ یا زمین پھٹ جاتی یا مُردے باتیں کرتے جب بھی

بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا ؕ اَفَلَمْ یَایْـَٔسِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ یَشَآءُ

یہ کافر نہ مانتے ف۷ بلکہ سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں ف۸ تو کیا مسلمان اس سے نااُمید نہ ہوئے ف۹ کہ اللہ چاہتا

اللّٰهُ لَهَدَی النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَ لَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ

تو سب آدمیوں کو ہدایت کر دیتا ف۱۰ اور کافروں کو ہمیشہ اُن کے کیے پر سخت دھمک پہنچتی رہے گی

بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِیْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰی یَاْتِیَ

ف۱۱ یا اُن کے گھروں کے نزدیک اُترے گی ف۱۲ یہاں تک کہ اللہ کا

وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ﴿۳۱﴾ ع وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ

وعدہ آئے ف۱۳ بیشک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا ف۱۴ اور بیشک تم سے اگلے رسولوں سے بھی ہنسی

مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَیْتُ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ قف فَكَیْفَ

کی گئی تو میں نے کافروں کو کچھ دنوں ڈھیل دی پھر اُنھیں پکڑا ف۱۵ تو میرا

كَانَ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآىٕمٌ عَلٰی كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَ

عذاب کیسا تھا تو کیا وہ ہر جان پر اُس کے اعمال کی نگہداشت رکھتا ہے ف۱۶ اور

جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّـُٔوْنَهٗ بِمَا لَا یَعْلَمُ

وہ اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں تم فرماؤ ان کا نام تو لو ف۱۷ یا اسے وہ بتاتے ہو جو اس کے علم میں

منزل ۳

ع ۵ ۱۰

ف۱ اس کے رحمت و فضل اور اس کے احسان و کرم کو یاد کرکے بے قرار دلوں کو قرار و اطمینان حاصل ہوتا ہے اگرچہ اس کے عدل و عقاب کی یاد دلوں کو خائف کر دیتی ہے جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ مسلمان جب اللہ کا نام لیکر قسم کھاتا ہے دوسرے مسلمان اس کا اعتبار کر لیتے ہیں اور اُن کے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے ف۲ طوبیٰ بشارت ہے راحت و نعمت اور خرمی و خوش حالی کی سعید بن جبیر نے کہا کہ طوبیٰ زبان حبشی میں جنت کا نام ہے حضرت ابوہریرہ اور دیگر اصحاب سے مروی ہے کہ طوبیٰ جنت کے ایک درخت کا نام ہے جس کا سایہ ہر جنت میں پہنچے گا یہ درخت جنت عدن میں ہے اور اس کی اصل (جڑ) سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایوان معلیٰ میں اور اس کی شاخیں جنت کے ہر غرفہ اور قصر میں اس میں سوا سیاہی کے ہر قسم کے رنگ اور خوش نمائیاں ہیں ہر طرح کے پھل اور میوے اس میں پھلے ہیں اس کی جڑ سے کافور و سلسبیل کی نہریں رواں ہیں۔ ف۳ تو تمہاری امت سب سے پچھلی امت ہے اور تم خاتم الانبیاء ہو تمہیں بڑے شان و شکوہ سے رسالت عطا کی ف۴ وہ کتاب عظیم ف۵ شان نزول قتادہ و مقاتل وغیرہ کا قول ہے کہ یہ آیت صلح حدیبیہ میں نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ سہیل بن عمرو جب صلح کیلئے آیا اور صلح نامہ لکھنے پر اتفاق ہو گیا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم کفار نے اس میں جھگڑا کیا اور کہا کہ آپ ہمارے دستور کے مطابق باسمک اللّٰھم لکھوائیے اس کے متعلق آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں ف۶ اپنی جگہ سے ف۷ شان نزول کفار قریش نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر آپ یہ چاہیں کہ ہم آپ کی نبوت مانیں اور آپ کا اتباع کریں تو آپ قرآن شریف پڑھ کر اس کی تاثیر سے مکہ مکرمہ کے پہاڑ ہٹا دیجیے تاکہ ہمیں کھیتیاں کرنے کے لیے وسیع میدان مل جائیں اور زمین پھاڑ کر چشمے جاری کیجیے تاکہ ہم کھیتوں اور باغوں کو اُن سے سیراب کریں اور قصی بن کلاب وغیرہ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کر دیجیے وہ ہم سے کہہ جائیں کہ آپ نبی ہیں اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتا دیا گیا کہ یہ حیلے حوالے کرنے والے کسی حال میں بھی ایمان لانے والے نہیں ف۸ تو ایمان وہی لائے گا جس کو اللہ چاہے اور توفیق دے اس کے سوا اور کوئی ایمان لانے والا نہیں اگرچہ اُنھیں وہی نشان دکھا دیے جائیں جو وہ طلب کریں ف۹ یعنی کفار کے ایمان لانے سے خواہ اُنھیں کتنی ہی نشانیاں دکھلا دی جائیں اور کیا مسلمانوں کو اس کا یقینی علم نہیں ف۱۰ بغیر کسی نشانی کے لیکن وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہی حکمت ہے یہ جواب ہے ان مسلمانوں کا جنھوں نے کفار کے نئی نئی نشانیاں طلب کرنے پر یہ چاہا تھا کہ جو کافر بھی کوئی نشانی طلب کرے وہی اس کو دکھا دی جائے اس میں اُنھیں بتا دیا گیا کہ جب زبردست نشان آچکے اور شکوک و اوہام کی تمام راہیں بند کر دی گئیں دین کی حقانیت روز روشن سے زیادہ واضح ہو چکی ان جلی براہین کے باوجود جو لوگ مکر گئے حق کے معترف نہ ہوئے ظاہر ہو گیا کہ وہ معاند ہیں اور معاند کسی دلیل سے بھی مانا نہیں کرتا تو مسلمانوں کو اب ان سے قبول حق کی کیا امید کیا اب تک ان کا عناد دیکھ کر اور آیات و بینات واضحہ سے اعراض مشاہدہ کر کے بھی ان سے قبول حق کی اُمید رکھی جا سکتی ہے البتہ اب ان کے ایمان لانے اور مان جانے کی یہی صورت ہے کہ اللہ تعالیٰ اُنھیں مجبور کرے اور ان کا اختیار سلب فرمالے اس طرح کی ہدایت چاہتا تو تمام آدمیوں کو ہدایت فرما دیتا اور کوئی کافر نہ رہتا مگر دار الابتلاء و الامتحان کی حکمت اس کی مقتضی نہیں ف۱۱ یعنی وہ اس تکذیب و عناد کی وجہ سے طرح طرح کے حوادث و مصائب اور آفتوں اور بلاؤں میں مبتلا رہیں گے کبھی قحط میں کبھی لٹنے میں کبھی مارے جانے میں کبھی قید میں ف۱۲ اور ان کے اضطراب و پریشانی کا باعث ہو گی اور ان تک ان مصائب کے ضرر پہنچیں گے ف۱۳ اللہ کی طرف کی فتح و نصرت آئے اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کا دین غالب ہو اور مکہ مکرمہ فتح کیا جائے بعض مفسرین نے کہا کہ اس وعدہ سے روز قیامت مراد ہے جس میں اعمال کی جزا دی جائے گی ف۱۴ اس کے بعد اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تسکین خاطر فرماتا ہے کہ اس قسم کے بیہودہ سوال اور ایسے تمسخر و استہزاء سے آپ رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ ہادیوں کو ایسے واقعات پیش آیا ہی کرتے ہیں چنانچہ ارشاد فرماتا ہے ف۱۵ اور دنیا میں اُنھیں قحط و قتل و قید میں مبتلا کیا اور آخرت میں اُن کے لیے عذاب جہنم ہے ف۱۶ نیک کی بھی بد کی بھی یعنی اللہ تعالیٰ کیا وہ ان بتوں کی مثل ہو سکتا ہے جو ایسے نہیں نہ اُنھیں علم ہے نہ قدرت عاجز بے شعور ہیں ف۱۷ وہ ہیں کون۔

فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا

ساری زمین میں نہیں ف۱ یا یوں ہی اوپری بات ف۲ بلکہ کافروں کی نگاہ میں اُنکا فریب اچھا

مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ

ٹھہرا ہے اور راہ سے روکے گئے ف۳ اور جسے اللہ گمراہ کرے اُسے کوئی

مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَّهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ

ہدایت کرنیوالا نہیں اُنھیں دنیا کے جیتے عذاب ہوگا ف۴ اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے

أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿۳۴﴾ مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي

سخت ہے اور اُنھیں اللہ سے بچانیوالا کوئی نہیں احوال اس جنت کا کہ ڈروالوں کیلئے

وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَ

جسکا وعدہ ہے اس کے نیچے نہریں بہتی ہیں اُس کے میوے ہمیشہ اور

ظِلُّهَا ۚ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ ﴿۳۵﴾

اسکا سایہ ف۵ ڈروالوں کا تو یہ انجام ہے ف۶ اور کافروں کا انجام آگ

وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ ۖ وَمِنَ

اور جن کو ہم نے کتاب دی ف۷ وہ اس پر خوش ہوتے جو تمھاری طرف اُترا اور ان

الْأَحْزَابِ مَن يُنكِرُ بَعْضَهُ ۚ قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ

گروہوں میں ف۸ کچھ وہ ہیں کہ اُسکے بعض سے منکر ہیں تم فرماؤ مجھے تو یہی حکم ہے کہ اللہ کی بندگی کروں

وَلَا أُشْرِكَ بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ ﴿۳۶﴾ وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ

اور اسکا شریک نہ ٹھہراؤں میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے پھرنا ف۹ اور اسی طرح ہم نے اسے عربی فیصلہ

حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَمَا جَاءَكَ مِنَ

اُتارا ف۱۰ اور اے سننے والے اگر تو اُنکی خواہشوں پر چلے گا ف۱۱ بعد اس کے کہ تجھے علم آچکا

الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

تو اللہ کے آگے نہ تیرا کوئی حمایتی ہوگا نہ بچانے والا اور بیشک ہم نے تم سے پہلے

رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ

رسول بھیجے اور اُنکے لیے بیبیاں ف۱۲ اور بچے کیے اور کسی

ف۱ اور جو اس کے علم میں نہ ہو وہ باطل محض ہے ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے لہٰذا اُس کے لیے شریک ہونا باطل و غلط

ف۲ کے درپے ہوتے ہو جس کی کچھ اصل و حقیقت نہیں

ف۳ یعنی رشد و ہدایت اور دین کی راہ سے

ف۴ قتل و قید کا

ف۵ یعنی اس کے میوے اور اس کا سایہ دائمی ہے انمیں کوئی منقطع اور زائل ہونے والا نہیں جنت کا حال عجیب ہے اس میں نہ سورج ہے نہ چاند نہ تاریکی باوجود اس کے غیر منقطع دائمی سایہ ہے

ف۶ یعنی تقویٰ والوں کے لیے جنت ہے

ف۷ یعنی وہ یہود و نصاریٰ جو اسلام سے مشرف ہوئے جیسے کہ عبداللہ بن سلام وغیرہ اور حبشہ و نجران کے نصرانی۔

ف۸ یہود و نصاریٰ و مشرکین کے جو آپ کی عداوت میں سرشار ہیں اور آپ پر اُنھوں نے چڑھائیاں کی ہیں

ف۹ اس میں کیا بات قابل انکار ہے کیوں نہیں مانتے

ف۱۰ یعنی جس طرح پہلے انبیاء کو ان کی زبانوں میں احکام دیئے تھے اسی طرح ہم نے یہ قرآن اے سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کی زبان عربی میں نازل فرمایا قرآن کریم کو حکم اس لیے فرمایا کہ اس میں اللہ کی عبادت اور اس کی توحید اور اس کے دین کی طرف دعوت اور تمام تکالیف و احکام اور حلال و حرام

منزل ۳

کا بیان ہے بعض علماء نے فرمایا چونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام خلق پر قرآن شریف کے قبول کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم فرمایا اس لیے اس کا نام حکم رکھا

ف۱۱ یعنی کافروں کی جو اپنے دین کی طرف بلاتے ہیں

ف۱۲ شانِ نزول کافروں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ عیب لگایا تھا کہ وہ نکاح کرتے ہیں اگر نبی ہوتے تو دنیا ترک کردیتے بی بی بچے سے کچھ واسطہ نہ رکھتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اُنھیں بتایا گیا کہ بی بی بچے ہونا نبوت کے منافی نہیں لہٰذا یہ اعتراض محض بے جا ہے اور پہلے جو رسول آچکے ہیں وہ بھی نکاح کرتے تھے اُن کے بھی بیبیاں اور بچے تھے۔

ع ۵ ۱۱

لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ (۳۸)

رسول کا کام نہیں کہ کوئی نشانی لے آئے مگر اللہ کے حکم سے ہر وعدہ کی ایک لکھت ہے ف۱

یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ ۖۚ وَ عِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ (۳۹) وَ اِنْ مَّا

اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے ف۲ اور اصل لکھا ہوا اُسی کے پاس ہے ف۳ اور اگر ہمیں تمھیں

نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِنَّمَا

دکھا دیں کوئی وعدہ ف۴ جو اُنھیں دیا جاتا ہے یا پہلے ہی ف۵ اپنے پاس بلائیں تو بہر حال

عَلَیْكَ الْبَلٰغُ وَ عَلَیْنَا الْحِسَابُ (۴۰) اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ

تم پر تو صرف پہنچانا ہے اور حساب لینا ف۶ ہمارا ذمہ ف۷ کیا اُنھیں نہیں سوجھتا کہ ہم ہر طرف سے اُس کی

نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَ اللّٰهُ یَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَ هُوَ

آبادی گھٹاتے آ رہے ہیں ف۸ اور اللہ حکم فرماتا ہے اُس کا حکم پیچھے ڈالنے والا کوئی نہیں ف۹

سَرِیْعُ الْحِسَابِ (۴۱) وَ قَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ

اور اسے حساب لیتے دیر نہیں لگتی اور اُن سے اگلے ف۱۰ فریب کر چکے ہیں تو ساری خفیہ تدبیر کا مالک

جَمِیْعًا ؕ یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ؕ وَ سَیَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ

تو اللہ ہی ہے ف۱۱ جانتا ہے جو کچھ کوئی جان کمائے ف۱۲ اور اب جانا چاہتے ہیں کافر کسے ملتا ہے

عُقْبَى الدَّارِ (۴۲) وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ قُلْ كَفٰى

پچھلا گھر ف۱۳ اور کافر کہتے ہیں تم رسول نہیں تم فرماؤ

بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ۙ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ (۴۳)

اللہ گواہ کافی ہے مجھ میں اور تم میں ف۱۴ اور وہ جسے کتاب کا علم ہے ف۱۵

ف۱ اس سے مقدم و مؤخر نہیں ہو سکتا خواہ وہ وعدہ عذاب کا ہو یا کوئی اور ف۲ سعید بن جبیر اور قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ اللہ جن احکام کو چاہتا ہے منسوخ فرماتا ہے جنھیں چاہتا ہے باقی رکھتا ہے ان ہی ابن جُبیر کا ایک قول یہ ہے کہ بندوں کے گناہوں میں سے اللہ جو چاہتا ہے مغفرت فرما کر مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے عِکرِمہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ سے جس گناہ کو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور اس کی جگہ نیکیاں قائم فرماتا ہے اور اس کی تفسیر میں اور بھی بہت اقوال ف۳ جسکو اس نے ازل میں لکھا یہ علم الٰہی ہے یا ام الکتاب سے لوح محفوظ مراد ہے جس میں تمام کائنات اور عالم میں ہونیوالے جملہ حوادث و واقعات اور تمام اشیاء مکتوب ہیں اور اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا ف۴ عذاب کا ف۵ ہم تمھیں ف۶ اور اعمال کی جزا دینا ف۷ تو آپ کافروں کے اعراض کرنے سے رنجیدہ نہ ہوں اور عذاب کی جلدی نہ کریں ف۸ اور زمین شرک کی وسعت و مبدم کم کر رہے ہیں اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلیے کفار کے گرد و پیش کی اراضی یکے بعد دیگرے فتح ہوتی چلی جاتی ہے اور یہ صریح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کی مدد فرماتا ہے اور ان کے لشکر کو فتح مند کرتا ہے اور اُنکے دین کو غلبہ دیتا ہے ف۹ اسکا حکم نافذ ہے کسی کی مجال نہیں کہ اس میں چوں و چرا یا تغیر و تبدیل کر سکے جب وہ اسلام کو غلبہ دینا چاہے اور کفر کو پست کرنا تو کس کی تاب و مجال کہ اسکے حکم میں دخل دے سکے ف۱۰ یعنی گزری ہوئی اُمتوں کے کفار اپنے انبیاء کے ساتھ ف۱۱ پھر بغیر اُسکی مشیت کے کسی کی کیا چل سکتی ہے اور جب حقیقت یہ ہے تو مخلوق کا کیا اندیشہ ف۱۲ ہر ایک کا کسب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور اس کے نزدیک ان کی جزا مقرر ہے ف۱۳ یعنی کافر عنقریب جان لیں گے کہ راحت آخرت مومنین کے لیے ہے اور وہاں کی ذلت و خواری کفار کیلیے ہے ف۱۴ جس نے میرے ہاتھوں پر معجزات باہرہ و آیات قاہرہ ظاہر فرما کر میرے نبی مرسل ہونے کی شہادت دی ف۱۵ خواہ وہ علمائے یہود میں سے توریت کا جاننے والا ہو یا نصاریٰ میں سے انجیل کا عالم وہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کو اپنی کتابوں میں دیکھکر جانتا ہے ان علماء میں سے اکثر آپکی رسالت کی شہادت دیتے ہیں

منزل ۳

ع ۶ ۱۲

حضرت جابر بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے انتقال کرنے والے کے پاس نزع کے عالم میں سورۂ رعد پڑھنا مستحب سمجھا جاتا تھا اس سے مرنے والے کی سختیاں کم ہوتی ہیں اور اس کی روح نرمی اور آسانی سے قبض کی جاتی ہے۔ (در منثور ص:۶۴۲، ج:۴، ابن ابی شیبہ ومروزی)

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور